369

اک پیاسا انسان

اک پیاسا انسان دریا دل انسان
آبِ بقا کا سر چشمہ ہے کوثر کی ہے جان

جامِ ولا کے پینے والے جس کی پیاس پہ مرتے ہیں
جس کی پیاس کو ساحل ساحل سجدے سمندر کرتے ہیں
جس کے دریا دیوانے ہیں عاشق ہیں طوفان

ابرِ رحمت برس رہا ہے جس کی پیاس کے صدقے میں
سارا جہاں سیراب ہوا ہے جس کی پیاس کے صدقے میں
آبِ رواں کیا آبِ زم زم سب اِس پر قربان

پیاس نے جس کے بَل بوتے پر دریاؤں پر راج کیا
مظلوموں کو طاقت بخشی ظالم کو محتاج کیا
جس کی پیاس کے ساغر پی کر دین چڑھا پروان

جس پیاسے کے نقشِ قدم بھی رحمت کے پرنالے ہیں
جس کے اِک دیدار پہ قرباں بینائی کے پیالے ہیں
جس کے عشق میں ڈوبا ہوا ہے آج تلک قرآن

بحرِ شجاعت بحرِ سخاوت بحرِ اطاعت سب اِس کے
عشق کی ندیاں حسن کے جھرنے چشمہِ رحمت سب اِس کے
دونوں جہاں کی ہر اِک شے پر جس نے کیا احسان

جس کی پیاس نے بڑھتے بڑھتے طوفانوں کو گھیر لیا
ظلم وستم کی ہر سازش پر پیاس نے پانی پھیر دیا
دشتِ بلا کو جس نے بنایا ظلم کا قبرستان

کہتے ہیں شبیرؑ اُسے اور شبرؑ اُس کا بھائی ہے
خود یہ محمدؐ کا ہے نواسہ اور زینبؑ ماں جائی ہے
ماں زہراؑ ہے باپ علیؑ ہے دادا ہے عمرانؑ

اِس کے قدموں کی مٹی سے حُسن کے زیور بنتے ہیں
اِس کی پاکیزہ چوکھٹ کے ذرے گوہر بنتے ہیں
اِس کی یاد میں بہنے والے آنسو ہیں مرجان